بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۸

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل ربوہ

شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۰ تبلیغ ۱۳۴۴ھش ۱۷ شوال ۱۳۸۴ھ ۲۰ فروری	نمبر ۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۱۹ فروری بوقت ½ ۹ بجے صبح۔

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ فروری۔ مبلغ گھانا (مغربی افریقہ) مکرم مولوی عبدالحمید صاحب گھانا میں کئی سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۱۸ فروری کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لائے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ احباب نے آپ کے ساتھ باری باری مصافحہ و معانقہ کرنے کے بعد آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور مرکز سلسلہ میں آپ کی کامیاب مراجعت پر آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں آپ کا واپس تشریف لانا مبارک کرے اور آپ کو خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

— لاہور ۱۸ فروری بذریعہ تار۔ مکرم محمد اقبال صاحب پراچہ مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم فضل الرحمٰن صاحب پراچہ کا پراسٹیٹ کا آپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے اور ان کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جلسہ یوم مصلح موعود

اہل ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مورخہ ۲۰ فروری بروز ہفتہ صبح ساڑھے نو بجے مسجد مبارک میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا جا رہا ہے۔ تمام احباب جلسہ میں وقت مقررہ پر شامل ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جہاں تک ہو سکے پاک اور صاف ہو کر اور نفی خطرات کر کے نماز ادا کریں

نماز ایک گری ہوئی حالت میں نہ رہے اور جملہ ارکان حمد و ثنا دلی جوش سے صادر ہوں

"جہاں تک ہو سکے پاک اور صاف ہو کر اور نفی خطرات کر کے نماز ادا کریں اور کوشش کریں کہ نماز ایک گری ہوئی حالت میں نہ رہے اور اس کے جس قدر ارکان حمد و ثناء حضرت عزت اور توبہ و استغفار اور دعا اور درود ہیں وہ دلی جوش سے صادر ہوں لیکن یہ تو انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ ایک فوق العادت محبت ذاتی اور خشوع ذاتی اور محویت سے بھرا ہوا ذوق و شوق اور ہر ایک کدورت سے خالی حضور اس کی نماز میں پیدا ہو جائے گویا وہ خدا کو دیکھ لے اور ظاہر ہے کہ جب تک نماز میں یہ کیفیت پیدا نہ ہو وہ نقصان سے خالی نہیں۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ متقی وہ ہیں جو نماز کو کھڑی کرتے ہیں اور کھڑی وہی چیز کی جاتی ہے جو گرنے کے لئے مستعد ہے۔ پس آیت یقیمون الصلوٰۃ کے یہ معنے ہیں کہ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے نماز کو قائم کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں اور تکلف اور مجاہدات سے کام لیتے ہیں مگر انسانی کوششیں بغیر خدا تعالیٰ کے فضل کے بیکار ہیں۔ اس لئے اس کریم و رحیم نے فرمایا ھدًی للمتقین یعنی جہاں تک ممکن ہو وہ تقویٰ کی راہ سے نماز کی اقامت میں کوشش کریں۔ پھر اگر وہ میرے کلام پر ایمان لاتے ہیں تو میں ان کو فقط انہی کی کوشش اور سعی پر نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں آپ ان کی دستگیری کروں گا تب ان کی نماز ایک اور رنگ پکڑ جائے گی اور ایک اور کیفیت ان میں پیدا ہو جائے گی جو ان کے خیال و گمان میں بھی نہیں تھی۔ یہ فضل محض اس لئے ہوگا کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف پر ایمان لائے۔ اور جہاں تک ان سے ہو سکا اس کے احکام کے مطابق عمل میں مشغول رہے۔ غرض نماز کے متعلق جس زائد ہدایت کا وعدہ ہے وہ یہی ہے کہ اس قدر طبعی جوش اور ذاتی محبت اور خشوع اور کامل حضور میسر آ جائے کہ انسان کی آنکھ اپنے محبوب حقیقی کے دیکھنے کے لئے کھل جائے اور خارق عادت کیفیت مشاہدہ جمال باری کی میسر آ جائے جو لذات روحانیہ سے سراسر معمور ہو اور دنیاوی رذائل اور انواع اقسام کے معاصی قولی اور فعلی اور بصری اور سماعی سے دل کو متنفر کر دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیئات۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۳۵، ۱۳۶)

مسعود احمد خاں پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت شرقی ربوہ سے شائع کیا

تعطیل: بتقریب ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ چنانچہ ۲۱ فروری کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر الفضل)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ رفروری ۶۵ء

اسلامی حکومت کس طرح قائم ہو سکتی ہے

اپنی ایک حالیہ اشاعت میں "ایشیا" نے ایک مضمون "مولانا عبدالرحیم اشرف کو "الفضل" کا سارٹیفکیٹ" کے زیرعنوان شائع کیا ہے۔ اس مضمون کی بنا ایک غلط فہمی پر ہے۔ نہ مولوی عبدالرحیم اشرف کا یہ مطلب ہے اور نہ الفضل کا، کہ اقتدار کو دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ جس چیز کی تردید الفضل کرتا ہے وہ مودودی صاحب کے اس نظریہ سے پیدا ہوتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور الٰہی جماعت کا منتہائے مقصود اقتدار پر قبضہ کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اہل خیر و صلاح جو اللہ کی رضا کے طالب ہوں۔ اجتماعی قوت پیدا کریں۔ اور سر دھڑ کی بازی لگا کر ایک ایسا نظام حق قائم کرنے کی سعی کریں۔ جس میں امامت و رہنمائی اور قیادت و فرمانروائی کا منصب مومنین صالحین کے ہاتھوں میں ہو۔ اس چیز کے بغیر وہ مدعا حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو دین کا اصل مدعا ہے۔ اسی لئے دین میں امامتِ صالحہ کے قیام اور نظام حق کی اقامت کو مقصدی اہمیت حاصل ہے۔ اور اس چیز سے غفلت برتنے کے بعد کوئی عمل ایسا نہیں ہو سکتا جس سے انسان اللہ تعالےٰ کی رضا کو پہنچ سکے۔ غور کیجئے آخر قرآن و حدیث میں التزام جماعت اور سمع و اطاعت پر اتنا زور کیوں دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص جماعت سے خروج اختیار کرے، وہ واجب القتل ہے۔ خواہ وہ کلمہ توحید کا قائل اور نماز روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو۔"

(روزنامہ تسنیم ۱۵ مارچ ۵۲ء جلد ۶۷ - نمبر ۶۲ - صفحہ ۲)

مودودی صاحب کی تحریروں سے ایسے سینکڑوں حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں جن میں اقتدار پر قبضہ کرنا جماعت اسلامی کا منتہائے مقصود بتایا گیا ہے۔ اس بات کی تردید ہے جو الفضل ہمیشہ کرتا رہا ہے اور مولوی اشرف صاحب نے بھی کھلے الفاظ میں کی ہے۔

ہمارے نزدیک ایک سیاسی پارٹی بنا کر ملکی اقتدار پر قبضہ کرنے کو منتہائے مقصود بنا لینا اسلامی طریق کار کے بالکل منافی ہے کیونکہ اس سے اسلام دین نہیں رہتا بلکہ سیاسی چالبازیوں کا گورکھ دھندا بن جاتا ہے۔ جس طرح مودودی صاحب آج کل عبرت کا سامان بنے ہوئے ہیں۔

"ایشیا" لکھتا ہے:۔

"مولانا عبدالرحیم اشرف نے اس اداریے میں جو تصورات پیش کئے ہیں ان کے حسن و قبح اور صحت و غلطی پر یہاں بحث کرنا مقصود نہیں۔ ہمیں صرف یہ عرض کرنا ہے کہ دین کو اقتدار سے محروم کر کے اُسے با اختیار لوگوں کے ہاتھ میں موم کی ناک بنا کر دے دینے کا تصور ہمیشہ ان لوگوں نے پسند کیا ہے۔ جو تخت و تاج پر قابض ہو کر اپنی خواہشات نفس کی تسکین کرنا چاہتے ہیں۔ اس تصور کو عام کرنے کے لئے انہوں نے ہر دور میں علماء سوء کو استعمال کیا ہے۔ اور انگریز نے تو اس مقصد کے لئے باقاعدہ خانہ ساز نبوت کا شاخسانہ کھڑا کر دیا کیا یہ حالات کی ستم ظریفی نہیں کہ اس خانہ ساز نبوت کے بہت بڑے مخالف مولانا عبدالرحیم اشرف بھی غیر شعوری طور پر وہی خدمت سرانجام دینے لگے ہیں جس کو عام کرنے کے لئے "نبی" کی اُمت سر دھڑ کی بازی لگا رہی ہے۔

کیا ہم توقع کر سکتے ہیں۔ کہ مولانا اس مسئلے پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے؟ اور کیا "الفضل" نے ان پر اپنے عقائد کے ساتھ "تشبیہ" کا جو لیبل چسپاں کیا ہے، وہ اس سے نصیحت حاصل کریں گے؟"

(ایشیا مورخہ ۱۵ رفروری ۶۵ء ص ۵)

اس کے یہ معنی ہیں کہ اسلام میں آج تک ایک بھی عالم حق پیدا نہیں ہوا۔ اور جتنے ائمہ دین۔ مجتہدین۔ فقہا اور مجددین ہوئے ہیں سب کے سب نعوذ باللہ علمائے سوء کے زمرے میں آتے ہیں۔ کیونکہ جہاں تک تاریخ اسلام کا تعلق ہے ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوا جس نے محض دین کے نام پر اقتدار کو اپنے ہاتھ میں لینے کی تحریک چلائی ہو۔ البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ سب سے پہلے ان الحکم الا للہ کا اس معنی میں نعرہ خوارج نے لگایا تھا۔ اگر "ایشیا" کے نزدیک خوارج علمائے حق ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ؎

تم جسے چاہو چڑھا لو سر پہ
ورنہ یوں دوش پہ کاکل لہرائے

ایشیا لکھتا ہے۔ "انگریز نے تو اس مقصد کے لئے باقاعدہ خانہ ساز نبوت کا شاخسانہ کھڑا کر دیا ہے"۔ اس سے ایشیا کا مطلب "احمدیت" ہے۔ اس کا صحیح جواب وہی ہے جو قرآن کریم ایسے موقعہ پر دیتا ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

اگر ایشیا کے مضمون نویس کو دیانت داری سے ذرا بھی حصہ ملا ہے تو وہ اس امر کا ثبوت پیش کریں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی انگریز کی انگیخت پر تھے یا کم از کم آپ نے کوئی منفعت حاصل کرنے کے لئے اور انگریز سے سازش کر کے یہ دعاوی کئے تھے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور نہیں کر سکتے تو پھر ان کو اس آگ سے ڈرنا چاہیئے جو ان کے لئے تیار کی گئی ہوئی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور علمائے سلسلہ نے بارہا اس امر کی تشریح کی ہے کہ جماعت احمدیہ کا یہ اصول ہے کہ وہ جس حکومت کے زیر سایہ رہتی ہے اگر وہ حکومت بزور دین کو مٹانے کی کوشش نہ کرے اور ملک میں ایسا امن قائم رکھے جس سے ہر کوئی اپنے دین کے اصولوں پر عمل کر سکے تو بہر حال امن کے قیام اور نظم و نسق میں نہ صرف یہ کہ رخنہ اندازی نہ کرے بلکہ حکومت کی مددگار ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فتنہ کو قتل سے بھی زیادہ شدید جرم قرار دیا ہے اور امن کو پسند فرمایا ہے۔ آج دنیا میں سینکڑوں حکومتیں ہیں اور اسلام ایک بین الاقوامی دین ہے اس لئے احمدیت نے قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام کے اس اصول پر زور دیا ہے کہ جس حکومت میں کوئی احمدی ہو وہ حکومت کا وفادار بن کر رہے اور تخریبی عناصر سے الگ رہے تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کا پیغام ہر کان میں پہنچا سکے اور خواہ مخواہ حکومت سے ٹکر لے کر تبلیغ اسلام کو نقصان نہ پہنچائے۔

اسلام کا یہی اصول ہے اور قرآن و سنت اس اصول کی تائید کرتے ہیں کیونکہ اسلام کا منتہائے مقصود اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنا اور اپنے آپ کو تمام کا تمام اللہ تعالےٰ کے سپرد کرنا ہے اور اگر نیک اعمال کی وجہ سے اللہ تعالےٰ حکومت کو بطور انعام کے عطا کرے تو اس کو قائم رکھنے کے لئے اعمال صالحہ بجا لاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وعد اللہ الذین
امنوا منکم وعملوا
الصلحت لیستخلفنھم
فی الارض کما استخلف
الذین من قبلھم
ولیمکنن لھم دینھم
الذی ارتضی لھم
ولیبدلنھم من
بعد خوفھم امنا۔
یعبدوننی لا یشرکون
بی شیئا۔ ومن کفر
بعد ذلک فاولئک
ھم الفسقون۔
واقیموا الصلوۃ واتوا
الزکوۃ واطیعوا الرسول
لعلکم ترحمون۔ (النور)

(النور ۵۶-۵۷)

ترجمہ:۔ اللہ (تعالےٰ) نے تم میں سے ایمان لانیوالوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو۔ اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"

یہ تو ہے اللہ تعالےٰ کا وعدہ مگر مودودی صاحب نے خدا جانے کونسا قرآن پڑھا ہوا ہے کہ وہ اس کے بالکل خلاف عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ تو یہ کہتا ہے کہ خلافت نیک اعمال کے عوض انعام کے طور پر دی جائے گی میں اس کا وعدہ کرتا ہوں مگر مودودی صاحب کہتے ہیں کہ صالحین پہلے اقتدار پر ہاتھ ماریں تاکہ نیک اعمال کرنے کا جواز ہاتھ آئے۔

(باقی)

جماعت ہائے احمدیہ غانا (مغربی افریقہ) کی عظیم الشان چالیسویں سالانہ کانفرنس

حکومت غانا کے مرکزی وزیر دفاع کی شمولیت اور تقریر

سات ہزار افریقن احمدی احباب کی شمولیت

مالی قربانی کا ایمان افروز مظاہرہ

مرتبہ۔ نعیر احمد خان صاحب ریجنل مشنری اشانٹی ریجن۔ کماسی۔ غانا

سالانہ کانفرنس کے دنوں میں ہر ریجن کے دوست اکٹھے ہو کر باقاعدہ تنظیم کے ساتھ لاریوں اور ٹرکوں اور ٹیکسیوں وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں۔ اور گروہ در گروہ اپنے مرکز سالٹ پانڈ روانہ ہو جاتے ہیں۔ راستہ میں درود شریف اور اپنی زبانوں میں قصیدے اور نظمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی یاد میں گاتے جاتے ہیں اور جہاں جہاں سے گزرتے ہیں وہاں ان کا گزرنا نہائت مؤثر تبلیغ کا رنگ رکھتا ہے۔

"ناریل کے درختوں کے سایہ میں اور سمندر کے کنارے ہزارہا افریقن احمدیوں کا یہ اجتماع اور پھر اس اجتماع میں لاؤڈ سپیکر پر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے دلوں کو گرما دیتے ہیں۔ اور یہ عجیب و غریب نظارہ ایسا اثر کرتا ہے کہ انسان وجد میں آجاتا ہے"

حسب سابق امسال بھی جماعت ہائے احمدیہ غانا کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۷۔۸۔۹ جنوری کو اپنے مرکز سالٹ پانڈ میں منعقد ہوئی۔ افریقن احمدی احباب کو اس سالانہ جلسہ میں شمولیت کا اس قدر شوق ہوتا ہے کہ کئی دن پہلے ہی دوست شمولیت کی تیاریاں شروع کر دیتے ہیں۔ کانفرنس سے کئی ہفتہ پہلے ہی ملک کے ریجنل مشنوں سے کثرت سے زائرین جلسہ کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے تشریف لانا شروع کر دیتے ہیں

سالانہ کانفرنس کے دنوں میں ہر ریجن کے دوست اکٹھے ہو کر باقاعدہ تنظیم کے ساتھ لاریوں۔ ٹرکوں اور ٹیکسیوں وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں اور گروہ در گروہ اپنے مرکز سالٹ پانڈ روانہ ہو جاتے ہیں اور راستہ میں وہ درود شریف اور اپنی زبانوں میں قصیدے اور نظمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی یاد میں گاتے جاتے ہیں۔ اور جہاں جہاں سے گزرتے ہیں وہاں ان کا گزرنا نہایت مؤثر تبلیغ کا رنگ رکھتا ہے۔

سالٹ پانڈ

سالٹ پانڈ سمندر کے کنارے ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جو گذشتہ زمانہ میں بندرگاہ ہونے کی وجہ سے زیادہ مشہور تھا لیکن اب اس جگہ بندرگاہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہاں پر کوئی خاص دفاتر اور دیگر اہم ادارہ جات بھی نہیں ہیں۔ اس لئے اب یہ جگہ ملک کے دوسرے حصوں کے مقابلہ میں خاص اہمیت نہیں رکھتی۔ آبادی بھی زیادہ نہیں ہے۔ اب اگر کوئی خصوصیت اس جگہ کی ہے۔ تو وہ یہاں کی جماعت ہائے احمدیہ کی سالانہ کانفرنس ہے۔ اور یہاں کا اہم ترین ادارہ احمدیہ ہیڈ کوارٹر اور عظیم الشان احمدیہ مسجد ہے۔ یہیں سے ہمارا ماہانہ اخبار Guidance نکلتا ہے۔ جو سارے ملک میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

سالٹ پانڈ کی بستی میں کانفرنس کے ایام میں چہل پہل اور رونق وہی نقشہ پیش کرتے ہیں۔ جو جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ میں ہوتا ہے۔ وہی قصبہ جو کہ سارا سال خاموش اور بے رونق ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس کے آتے ہی رونق و زندگی سے معمور ہو جاتا ہے۔ دوکاندار اپنی دوکانیں سٹاک سے بھر لیتے ہیں اور کئی چھوٹی چھوٹی کھانے کی اور دیگر اشیاء کی دوکانیں کھل جاتی ہیں۔

سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر مشن ہاؤس اور مسجد میں بھی صفائی وغیرہ کا خاص اہتمام کیا گیا۔ جس کی وجہ سے سالٹ پانڈ کی مرکزی مسجد جو کہ ایک وسیع و عریض مسجد ہے بہت ہی خوبصورت نظر آتی ہے۔

اس مسجد کی بنیاد و تعمیر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کے ہاتھوں تکمیل پائی تھی۔ یہ ان کی محنت کی خاص یادگار ہے۔ مکرم مولوی صاحب نے اس مسجد کی تعمیر کو بے حد محنت سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ سالٹ پانڈ میں ہمارا ایک بہت بڑا دو منزلہ مشن ہاؤس ہے۔ جس کی اوپر والی منزل میں مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ غانا کی رہائش ہے۔ اور اس کے ساتھ اب بعض نئے کمرے مہمانوں کی رہائش کے لئے تعمیر کئے گئے ہیں۔ نچلی منزل میں ہیڈ کوارٹر کے دفاتر ہیں۔ اور مشن ہاؤس اور اخبار Guidance کا دفتر اور کتب کا شائستہ گھنے کی جگہیں ہیں۔ اس کے علاوہ بڑی سڑک کی طرف کھلنے والے ایک کمرے میں احمدیہ لائبریری ہے۔

ایک یادگار مکان

سالٹ پانڈ میں ہمارے بڑے دو منزلہ مشن ہاؤس اور مسجد کے درمیان تقریباً ۵۰ گز کا فاصلہ ہے۔ اس درمیانی پلاٹ میں ایک پرانا خستہ مکان ہے۔ یہ قدیم مکان احمدیت کی تاریخ کے لحاظ سے ایک یادگار ہے۔ یہی وہ مکان ہے جہاں پر پہلے مبلغ افریقہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے قیام فرمایا تھا۔

جلسہ گاہ

ہمارے مشن ہاؤس سے تقریباً ۲۰۰ گز کے فاصلہ پر ہمارا پرائمری سکول ہے۔ اس سکول کے عقب میں ایک بڑا کھیل کا میدان ہے۔ اس کے آخر میں سمندر کی طرف ساحل سمندر پر ناریل کے درختوں کا ایک بڑا وسیع و عریض ذخیرہ ہے۔ جو اس موسم میں ناریل کے پھلوں سے لدا ہوتا ہے اس ذخیرہ کے درمیان ایک میدان ہے یہی جگہ ہماری جلسہ گاہ ہے۔ ایک بڑی سٹیج بنائی جاتی ہے۔ سٹیج کے سامنے اور پہلو میں پر نشستوں کا انتظام بنچوں اور کرسیوں پر کیا جاتا ہے۔

الغرض ناریل کے درختوں کے سایہ اور سمندر کے کنارے ہزارہا افریقن احمدیوں کا یہ اجتماع اور پھر اس اجتماع میں لاؤڈ سپیکر پر اللہ اکبر اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ زندہ باد کے نعرے دلوں کو گرما دیتے ہیں۔ اور یہ عجیب و غریب نظارہ ایسا اثر کرتا ہے کہ انسان وجد میں آجاتا ہے۔ اور جوش یقین اور قوت ایمان سے والہانہ طور پر پکار اٹھتا ہے۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد و علیٰ عبدك المسیح الموعود و بارك وسلم انك حمید مجید

مہمانوں کی آمد

سالانہ کانفرنس کے سلسلہ میں مہمانوں کی آمد چند دن پہلے سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ دو روز قبل تو سالٹ پانڈ میں نمایاں چہل پہل نظر آنے لگتی ہے۔ حکومت کے اعلیٰ افسران بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ ہر طبقہ کے لوگ کثرت سے شامل ہوئے۔ تعلیمی حلقوں کے افسران اور یونیورسٹی کے طلباء بڑے بڑے چیف اور متمول احمدی احباب اور تاجر بھی بڑے ذوق و شوق سے کانفرنس میں شامل ہوئے۔

ہماری دور دراز کی جماعتیں بھی شوق سے شامل ہوتی ہیں۔ غانا کے شمال میں وا کے علاقہ کی جماعت جس کا فاصلہ سالٹ پانڈ سے ۵۰۰ میل سے بھی زیادہ ہے بڑے اہتمام سے جلسہ میں شامل ہوتی ہے۔ وا کی جماعت غانا کی جماعتوں میں ایک خاص امتیازی شان کی حامل ہے۔ اس جماعت کے اکثر دوست عربی زبان بڑی اچھی طرح بولتے ہیں۔ انہوں نے اپنے علاقہ وا میں ایک شاندار مسجد بھی تعمیر کی ہوئی ہے۔ اور وہاں پر باقاعدگی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کا درس بھی ہوتا ہے۔ یہ جماعت اپنے سالانہ جلسہ میں خاص انتظام کے ماتحت شامل ہوتی ہے۔ یہاں کی احمدی مستورات پردے کی پابندی کرتی ہیں جلسہ کے ایام میں جب احمدی افریقن عورتیں اپنی جماعت کا کھانا تیار کر رہی ہوتیں۔ تو اس وقت

بھی برقع کے ساتھ ہوتیں۔

انہوں نے پاکستانی اسلامی لباس بھی اپنایا ہوا ہے۔ عورتیں بھی پاکستانی قسم کا لباس اور برقع پہنتی ہیں۔ اور مرد بھی پاکستانی اچکن اور طُرّے والی پگڑیاں پہنتے ہیں۔ ایک ہی قسم کا لباس سفید رنگ کی اچکن۔ سفید شلوار اور سفید ہی پگڑی میں باقاعدہ فوج کی طرح۔ یہ جماعت صفوں میں بیٹھتی ہے۔ اور صفوں کی صورت میں چلتی ہے۔

اس جماعت کو مشن ہاؤس کے عقب میں پرانے احمدیہ پرائمری سکول کی بلڈنگ جو کہ متعدد کمروں پر مشتمل ہے۔ الگ رہائش کے لئے دے دی جاتی ہے۔ یہ جماعت روزانہ جلسہ کی کارروائی سے قبل جلسہ گاہ جاتے وقت اپنی رہائش گاہ سے باقاعدہ لائنوں میں یونیفارم پہن کر نکلتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظمیں پڑھتی ہوئی جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوتی ہے اُن کا یہ انتظام نہایت ایمان افروز ہوتا ہے۔

۶ جنوری ۱۹۶۵ء کی رات تک سالٹ پانڈ میں کئی ہزار نفوس کا اجتماع ہو گیا۔ اور آنے والے مہمانوں نے سالٹ پانڈ کے مکینوں کے مکانات میں اپنے اپنے بسیرے کر لئے کئی اپنے عزیزوں دوستوں کے پاس ٹھہر گئے اور کئی دوستوں کے لئے غیر مسلم احباب کے مکانات میں انتظامات کر لئے گئے اور اس طرح رہائش کا مسئلہ بخیر و خوبی حل ہو گیا۔

غانا میں مقیم پاکستانی احمدی احباب بھی کثرت سے کانفرنس میں شامل ہوئے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے قریباً سب پروفیسر صاحبان و ہیڈ ماسٹر صاحب شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ غانا کے مختلف ریجنوں کے پاکستانی مبلغین انچارج بھی شامل ہوئے۔ اکرا سے مکرم مولوی عبدالحمید صاحب مبلغ انچارج و مکرم ڈاکٹر کرنل محمد رمضان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ تشریف لائے۔ ٹمالے ریجن سے انچارج مبلغ مکرم سید داؤد احمد صاحب انور تشریف لائے۔ کیپ کوسٹ سے مکرم لطیف احمد صاحب پریمی و ٹاکوراڈی سے مکرم مولوی صالح محمد صاحب و TECHIMAN سے مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب تشریف لائے۔ اس کے علاوہ غانا کے مختلف تعلیمی اداروں کے پاکستانی احمدی اساتذہ میں سے مکرم محمد اکرم ادیل صاحب اور مکرم شکیل احمد صاحب بھی تشریف لائے۔

خاکسار اشانٹی ریجن سے تھا۔ ان تمام پاکستانی احباب کی رہائش کا انتظام سالٹ پانڈ مشن ہاؤس کی اوپر والی منزل میں کیا گیا۔

غیر ممالک کے احمدی

امسال سالانہ کانفرنس کی ایک خصوصیت یہ تھی۔ کہ اس میں شمولیت کے لئے دو غیر ممالک کے احمدی بھی شریک ہوئے۔ ایک مہمان تو جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے صدر مسٹر عبداللہ تھے۔ اور دوسرے جاپان کے ایک احمدی نوجوان Mr. SATO تھے۔ مسٹر ساتو نے تو غانا میں تمام بڑی بڑی جماعتوں کا دورہ کیا ہے۔ اور غانا میں احمدیت کی تاریخ کا بڑے غور سے مطالعہ کیا ہے۔ اُن کا ارادہ ہے۔ کہ وہ غانا میں احمدیت کی تاریخ و ترقی اور کامیابی پر ایک مفصل مقالہ لکھ کر یونیورسٹی میں پیش کریں گے۔ چنانچہ اس کے لئے وہ غانا کے ہر ریجن سے معلومات اکٹھی کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ غانا میں ایک نوجوان احمدی جرمن انجنیئر بھی آئے ہوئے تھے اُن کا ارادہ کانفرنس میں شمولیت کا تھا مگر افسوس کہ وہ اچانک سخت بیمار پڑ گئے اور انہیں واپس اپنے وطن جانا پڑا۔

آئیوری کوسٹ کی جماعت احمدیہ کے صدر مسٹر عبداللہ نے اپنی تقریر میں غانا کی سالانہ کانفرنس کی کامیابی پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ انہیں یہاں آکر احمدیت کی ترقی و قوت کا علم ہوا ہے اور انہوں نے فرمایا۔ کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے احمدیوں کو آسمان سے مدد آتی ہے۔

نماز تراویح و درس

اس مرتبہ غانا کی سالانہ کانفرنس رمضان المبارک میں منعقد ہوئی۔ اس لئے مورخہ ۶ جنوری ۱۹۶۵ء کی شام کو احباب کی کثرت کی وجہ سے نماز عشاء و نماز تراویح مسجد میں ادا نہیں ہو سکتی تھیں۔ اس لئے ان نمازوں کا انتظام احمدیہ سکول کے عقب میں کھیل کے وسیع میدان میں کیا گیا۔ جہاں روشنی اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور ہر روز رات کو کثرت سے مرد و عورتیں ان نمازوں میں شامل ہوتی تھیں۔ لمبی نمازیوں کی متعدد صفیں نہایت ہی عجیب اور ایمان افروز روحانی نظارہ پیش کرتی تھیں۔ اور ۱۰ سے بارہ افراد تک تکبیریں کہنے کے لئے مقرر کرنے پڑتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق کی صداقت نظر آتی تھی۔ واقعی اس کثرت سے موٹریں اور لاریاں اور لوگ آتے جاتے تھے کہ راستوں میں گڑھے پڑ گئے۔ اور خاص طور پر جلسہ گاہ اور نماز گاہ کی طرف والے راستوں پر تو کثرت سے آمد و رفت رہتی تھی۔

نمازیں اور نماز تراویح مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم پڑھاتے رہے۔

مورخہ ۷ جنوری کی نماز فجر کے بعد خاکسار نے درس قرآن کریم دیا۔ اور روحانی و اخلاقی تربیت اور تربیت اولاد کا مضمون بیان کیا۔ ۸ جنوری کو مکرم مولوی سید داؤد احمد صاحب انور نے درس دیا اور غیبت کی برائیاں بیان کیں۔ اور ۹ جنوری کی صبح کو مکرم مولوی عبدالحمید صاحب نے درس دیا۔ اور سچے دین کی علامات اور خصوصیات بیان فرمائیں۔

سالانہ کانفرنس کا پہلا دن

مورخہ ۷ جنوری بروز جمعرات کانفرنس کا پہلا دن تھا۔ کانفرنس کے افتتاح کے لئے حکومت غانا کے وزیر دفاع مسٹر KOFI BAAKO نے تشریف لانا تھا چنانچہ اجلاس کے وقت کے مطابق تمام حاضرین جلسہ اپنی اپنی جگہ جانے شروع ہو گئے جلسہ گاہ میں مختلف جماعتوں کے لئے خاص خاص جگہیں مقرر تھیں۔ چنانچہ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ چکی تھیں۔ اور وزیر موصوف کے آنے تک سٹیج پر سے درود شریف اور دیگر نظمیں پڑھی جاتی رہیں۔ جنہیں تمام حاضرین جلسہ ساتھ کے ساتھ دہراتے رہے۔ حتی کہ وزیر موصوف اور امیر صاحب جماعت غانا کی کاریں جلسہ گاہ کی طرف آگئیں۔

جلسہ گاہ کے قریب کھیل کے میدان میں وزیر موصوف کے استقبال کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ تمام جماعتوں کے لوکل رئیس وچیف رئیس اور ریجنل کمیٹیوں و ایگزیکٹو کونسل کے ممبران اور تمام لوکل اور پاکستانی مبلغین کرام نے اُن کا استقبال کیا۔ اُن کی آمد پر مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت غانا نے وزیر موصوف سے سب حاضرین کا تعارف کرایا۔ اور سب نے وزیر موصوف سے مصافحہ کیا۔ وزیر موصوف جماعت احمدیہ کے افراد کو بڑی اچھی طرح جانتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے بڑی خوشی سے ہر ایک سے مصافحہ کیا۔ اور متعدد دوستوں سے گفتگو بھی فرمائی اور بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔

جب وزیر موصوف ہمارے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے ٹیچر مکرم مسعود احمد صاحب سے ملے تو فرمایا۔ کہ مجھے یاد ہے کہ آپ کا سکول گذشتہ ٹورنامنٹ میں فٹ بال میں بازی لے گیا تھا۔ اسی طرح جب وہ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب مکرم لطیف احمد صاحب سے ملے تو اُن سے بھی اپنی ایک گذشتہ ملاقات کا ذکر کیا۔ پریس و ریڈیو کے نمائندگان تشریف لائے ہوئے تھے۔ اسی طرح فوٹو گرافر کا بھی انتظام تھا۔

استقبال سے فارغ ہونے کے بعد وزیر موصوف کو جلوس کی صورت میں جلسہ گاہ کی سٹیج پر لے جایا گیا۔ جہاں پر آپ کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ حاضرین نے کھڑے ہو کر خوش آمدید کہا۔ وزیر موصوف کے بیٹھتے ہی جلسہ گاہ کی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے کی۔ اور بعد میں لوکل زبان میں اُس کا ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد WA کی جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم کلام نہایت ترنم سے سنایا۔

اس کے بعد امیر جماعت غانا مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم نے افتتاحی تقریر پڑھی۔ جس کی نقول پریس و ریڈیو کے نمائندگان میں بھی تقسیم کی گئیں۔ اس تقریر میں آپ نے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ نیز احمدیت کی صداقت کے بعض زندہ دلائل پیش کئے۔ اور آپ نے بتایا۔ کہ خود کانفرنس کا انعقاد اور اس قدر بڑے اجتماع کا وجود ہی بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ آپ نے خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم حکومت وقت کی اطاعت و فرمانبرداری کے متعلق بیان کی اور بتایا کہ ہماری جماعت ایک دینی جماعت ہے۔ جس کا کام امن کا قیام اور دین اسلام کی اشاعت ہے۔

دوران تقریر جلسہ کی فضا کئی بار نعروں سے گونج اٹھی۔

(باقی)

درخواست دُعا:- مکرم ملک عبدالوحید صاحب سلیم الیکشن آفیسر ۱۵/ ۵ گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز نے لاہور سے تحریر فرمایا ہے۔ کہ اُن کا لڑکا بعمر گیارہ سال ابھی تک معذور ہے نہ بولتا ہے نہ کھاتا پیتا ہے عقل و فہم اور شعور سے عاری ہے۔ راولپنڈی اور کراچی کے بڑے بڑے ڈاکٹروں سے علاج کرا چکے ہیں وہ اس مرض کو منگول بتاتے ہیں جس کا ان کے ہاں علاج کوئی نہیں۔ اس وجہ سے ان کو بہت تشویش اور پریشانی ہے۔ وہ اپنے زندہ قادر و توانا اور رحیم و قیوم خدا پر ایمان اور پورا یقین رکھتے ہوئے احباب جماعتہائے احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس معذور بچے کو معجزانہ طور پر شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ لہٰذا میں احباب جماعت ہائے احمدیہ کو۔ اس بچہ کی شفاء کاملہ کے لئے دُعا کی تحریک کرتا ہوں۔ تا کہ اس کے والدین کی پریشانی دور ہو۔ آمین۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

شذرات

(شیخ خورشید احمد)

● علامہ مشرقی کی تحریر کردہ ایک تاریخی شہادت

تحریک خاکسار کے بانی علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی مرحوم ہمارے ملک کے ایک مشہور ذی علم لیڈر اور جانی پہچانی شخصیت تھے۔ گذشتہ سال جب ان کی وفات ہوئی تو بعض اخبارات نے انہیں "مجاہد اعظم" "دینی علوم پر پورا عبور رکھنے والا" "عالم بے بدل" اور "یکتائے زمانہ راہنما" قرار دیا۔ انہی علامہ مشرقی کی ایک تحریر ان کی تصنیف تذکرہ جلد اوّل میں سے درج ذیل کی جاتی ہے:-

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے متعلق حال میں ایک عجیب و غریب شہادت دستیاب ہوئی ہے۔ جو اس اولوالعزم نبی کی حیثیت کو صحیح طور پر سمجھنے میں بہت کچھ مدد دیتی ہے۔ یہ شہادت ایک لوح مکتوب میں درج ہے۔ جو حضرت ؑ کے ایک ہمعصر اور واقعہ صلیب کے عینی شاہد نے اپنے سلسلے کے احباب کو مصر میں لکھا۔ اور جو سکندریہ کے ایک پرانے مکان میں ملک حبش والی سیفیل کی ایک تجارتی شرکت کے رکن کو دوران سیاحت میں ملا۔ محکمہ آثار قدیمہ مصر نے اس امر کی تصدیق کی ہے۔ کہ یہ پرانا مکان زمانہ قدیم میں "اسیری" فرقے کا مسکن تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں علمائے فطرت کا ایک مقتدر۔ باخدا اور باعمل خفیہ گروہ تھا۔ اسی مکان کے اندر اس فرقے کا الواحی کتب خانہ بھی تھا۔ اور یہ پتھر بھی اُسی کتب خانے کا بقیہ ہے۔ اور بظاہر غیر مشکوک اور اصلی ہے۔ آج یہ لوح فری میسن جماعت کی وساطت سے المانیہ (جرمنی) کی ایک علمی انجمن کے قبضے میں ہے۔ اور چونکہ اس کے اندر حضرت عیسیٰ ؑ کے صلیب پر جان دینے اور تمام عالم کے گناہوں کے کفارہ ہونے کے عیسائی عقائد کی تغلیط ہوتی ہے۔ اس لئے عیسائی پادریوں کی دستبرد سے فی الجملہ محفوظ ہے۔ مکتوب میں راقم نے اس امر کا دعوے کیا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ ؑ کے مصلوب ہونے کے وقت عینی شاہد تھا۔ حضرت ؑ کو یہود کے سامنے پیلاطوس حاکم گلیل کے فرمان کے مطابق صلیب دی گئی۔ لیکن چونکہ یوم سبت کی رات ہونے کی وجہ سے اُن کو سر شام چند گھنٹوں کے بعد صلیب سے اتار لیا گیا۔ اور ان کی ہڈیاں بھی نہیں توڑی گئیں۔ اس لئے وہ مرے نہیں۔ اگرچہ یہود کو اطمینان ہوگیا تھا۔ کہ وہ مر گئے ہیں۔ اور پہرہ داروں نے بھی اس امر کی تصدیق کر دی تھی۔ جلّاد سپاہیوں کا حضرت عیسیٰ کے بدن میں برچھی کا چبھونا اور اُس سے خون اور پانی کا نکلنا بھی (جس کا ذکر انجیل میں ہے) اس امر کی تصدیق ہے۔ کہ حضرت دراصل مرے نہیں تھے۔ لیکن یہود کو گمان ہوگیا تھا۔ کہ وہ مر گئے ہیں۔ قرآن حکیم میں دلیل ہے۔ و قولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم۔ وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ۔ مالھم بہ من علم الا اتباع الظن۔ وما قتلوہ یقیناً۔ (النساء)

راقم مکتوب اس امر پر زور دیتا ہے کہ تقادیس حکیم نے جو اسیری فرقے کا ایک اعلیٰ رکن تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مناسب علاج سے یوسف کے باغ والی قبر میں اچھا کیا۔ وہ تیسرے دن اُسی جسم اور بدن سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور باوجود انتہائی نقاہت کے اپنے حواریوں سے ملے وغیرہ وغیرہ۔ جو فرشتے سفید لباس میں اس اثنا میں (از روئے انجیل) قبر کی حفاظت کرتے رہے۔ وہ بھی اسیری فرقے کے خفیہ فرستادے تھے۔ جو اُن کی تیمارداری پر متعین کئے گئے تھے۔ راقم کہتا ہے۔ کہ یہ خط اس لئے لکھا گیا ہے۔ کہ وہ اختلاف جو حضرت ؑ کی وفات کے متعلق عوام میں پڑ گیا ہے اور جس کی وجہ سے طرح طرح کے اوہام باطلہ اور خرق عادت کے ظنون جہلا میں پھیل گئے ہیں۔ دور ہو جائیں۔ وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے .... اکثر باعلم لوگ اس خفیہ اخوت کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے۔ خود پیلاطوس اس کی طرف مائل تھا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو سبت سے ایک دن پہلے صلیب دینا۔ اور اُن کی نعش کا یوسف کے سپرد کر دینا بھی اسی وجہ سے تھا۔ .... اسی مکتوب میں درج ہے کہ مسیح علیہ السلام نے پہاڑی پر سے مصری طرف کوچ کرنے (اور عوام کی نظروں میں فرشتوں کی معیت میں بادلوں میں غائب ہو جانے) سے پہلے حواریوں کے سامنے کہا۔ کہ میرا الہام یہ ہے۔ کہ خدا کی بادشاہت زمین پر قائم کرو .... فرقہ اسیری کے لوگوں اور شاگردوں کو کہا۔ کہ تمام دنیا میں پھیل جاؤ۔ ایمان پر ثابت قدم رہو۔ اور دنیا کو ایک اخوت میں جکڑ دو .... اس میں یہ حیرت انگیز سبق موجود ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کی موت بھی اسی سنت اللہ کے مطابق واقع ہوئی تھی۔ جس کی بابت قرآن نے کہا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ الفاطر ۳۵"

وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق یہ شہادت بھی ان عظیم الشان تاریخی حقائق میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ مؤقف کی تائید میں ظاہر کر رہا ہے۔

اس شہادت کو پیش کرتے ہوئے خود علامہ مشرقی نے بھی وفات مسیح علیہ السلام کا اعتراف کیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ "حضرت عیسیٰؑ کی موت بھی سنت اللہ کے مطابق واقع ہوئی تھی"۔

● تالیاں پیٹنے کی تائید

"جماعت اہل حدیث کے ترجمان" ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی کے کچھ حالات زندگی شائع ہوئے ہیں۔ مضمون نگار نے ۱۹۵۳ء کے فسادات کے سلسلے میں تحقیقاتی عدالت کی کارروائی کا اور اس میں مولانا داؤد غزنوی کے حصہ لینے کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور اس ضمن میں لکھا ہے:-

"تحقیقاتی عدالت کی کارروائی نہایت دلچسپ تھی ...... ایک موقع پر جوش مسرت سے بار بار تالیاں پیٹی گئیں تو جسٹس منیر نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا:- "خاموشی اور سکون سے بیٹھئے ورنہ سب کو باہر نکال دیا جائیگا"۔ اس پر مولانا داؤد غزنوی نے جسٹس منیر سے کہا۔ یہ بیشک ایک عدالت ہے لیکن محض اس حیثیت سے کہ یہاں سپریم کورٹ کے دو قابل احترام جج تشریف فرما ہیں اور کچھ افراد کی باتیں سُن رہے ہیں۔ آپ کا کام تو صرف معاملہ کی تحقیق کرنا ہے تحقیقات کے نتیجہ کی روشنی میں نہ تو آپ کسی کو گرفتار کر سکتے ہیں نہ جیل بھجوا سکتے ہیں اور نہ کسی کو سزا دینے کے مجاز ہیں ...... جب عدالت کی حیثیت وہ نہ ہو اور محض ایک واقعہ کی تحقیق مقصود ہو تو اس میں تالیاں پیٹنا کیوں ممنوع قرار پا سکتا ہے؟"

(الاعتصام ۲۹ جنوری ۱۹۶۵ء)

کیا اہل حدیث کے نزدیک اسلامی تعلیم اور اسلامی تہذیب کی رُو سے مردوں کے لئے تالیاں پیٹنا اب جائز ہو گیا ہے؟ اگر نہیں تو الاعتصام کا مضمون نگار اپنے ایک عالم دین کے متعلق کیوں یہ تاثر دے رہا ہے کہ گویا اس نے ایک سراسر غیر اسلامی حرکت کی تائید میں اپنا زور بیان صرف کر ڈالا؟

نماز جنازہ غائب

محترم سیٹھ عبدالحی صاحب مرحوم سابق امیر جماعتہائے احمدیہ یادگیر علاقہ دکن کے فرزند مکرم سیٹھ محمد عبداللطیف صاحب اپنے والد محترم کی وفات کے چار ماہ بعد مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۶۴ء کو یادگیر میں بعمر ۲۷ سال وفات پا گئے تھے۔

مرحوم مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ کے داماد تھے۔ ان کی شادی اڑھائی سال قبل ہوئی تھی۔ مرحوم نے ایک چھوٹا بچہ اپنی یادگار چھوڑا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۶۵ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور مرحوم کے اکلوتے فرزند اور بیوہ کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(شیخ نذیر احمد بشیر ربوہ)

اس وقت اسلام کے لئے سینہ بریاں اور چشم گریاں کی ضرورت ہے

یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں کہ اکناف عالم میں تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت کی پکار کا صحیح جواب ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام دنیا میں اور بالخصوص یورپین ممالک میں جو کہ عیسائی مذہب کے پشت پناہ بنے ہوئے ہیں اسلام کو جلد از جلد غالب کر دکھانے کے لئے سینہ بریاں اور چشم گریاں رکھتے تھے۔ چنانچہ یہی کیفیت حضور اپنے متبعین میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا

"پادریوں نے چھ کروڑ کے قریب کتابیں اسلام کے خلاف شائع کی ہیں۔ میرے نزدیک وہ مسلمان نہیں ہیں جو ان حملوں کو دیکھیں اور سنیں اور اپنے ہی ہم و غم میں مبتلا رہیں۔ اس وقت جو کچھ کسی سے ممکن ہو تائید کے لئے کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل)

مقام افسوس ہے کہ بعض احمدی کہلانے والے اپنی مالی تنگی کے وقت چندہ تحریک جدید کو مؤخر کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس تحریک کا حق یہ ہے کہ اسے ہر حال میں مقدم رکھا جائے۔

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو (کلام محمود)

حقیقت یہ ہے کہ دعوتِ اسلام کو ہر حال میں مقدم رکھنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان کی اپنی دلی کیفیت پر منحصر ہے۔ اور جب وہ کیفیت پیدا ہو جائے تو ہر قسم قربانی آسان ہو جاتی ہے۔ اور جب ہر قربانی آسان ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی ہر ضرورت کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حسب ذیل تنبیہ ہمارے سامنے ہے۔ فرمایا:-

"جو اسلام کے لئے سینہ بریاں اور چشم گریاں نہیں رکھتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ ایسے انسان کا ذمہ دار نہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل)

پس ہر احمدی کو اسلام کے لئے سینہ بریاں اور چشم گریاں رکھنے کی ضرورت ہے۔

(وکیل المال اوّل)

اطفال الاحمدیہ احمد نگر (حلقہ چنیوٹ) کا سہ روزہ
سالانہ اجتماع

اطفال الاحمدیہ احمد نگر (حلقہ چنیوٹ) کے پہلے سالانہ اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ نے مؤرخہ ۵/۲/۶۵ کو بعد نماز جمعہ فرمایا۔ جس میں احمد نگر کے اطفال کے علاوہ چنیوٹ ڈاور۔ کوٹ قاضی۔ ٹھٹھہ جیندو کے اطفال بھی شامل ہوئے۔ اجتماع کے دوران محترم مولانا ابو العطاء صاحب سابق مبلغ فلسطین۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے بچوں کی تربیت کے بارہ میں مختلف پہلوؤں پر خطاب فرمایا۔ ان تمام تقاریر سے بچے اور والدین دونوں نے فائدہ اٹھایا۔

سب سے زیادہ خوشی کی بات اس اجتماع میں اہالیانِ احمد نگر اور سامعین جلسہ کے لئے یہ تھی کہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس الوداعی خطاب کے لئے احمد نگر تشریف لائے اور آپ نے ہی بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اور پھر آپ نے خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اطفال الاحمدیہ احمد نگر کے لئے پچیس روپے ۲۵/- کی سالانہ گرانٹ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے دیئے جانے کا اعلان فرمایا۔

احباب جماعت اور بزرگان سے درخواست ہے کہ وہ ہم سب کے لئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احباب کرام مکرم محمد افضل صاحب بٹ ناظم اطفال اور مکرم شریف احمد صاحب قادیانی مربی اطفال کے لئے بھی دعا فرمائیں جو اطفال الاحمدیہ کی بہتری کے لئے رات دن کام کر رہے ہیں۔

(خاکسار محمد اسلم بٹ نگران مجالس خدام الاحمدیہ تحصیل چنیوٹ)

چندہ جلسہ سالانہ

(قسط نمبر ۳)

اس سال چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں غیر معمولی کمی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض جماعتوں نے جن میں چند بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اس اہم اور لازمی چندہ کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ حالانکہ بہت سی جماعتیں سو فی صدی یا اس کے قریب تک یہ چندہ ادا کر چکی ہیں ان سابقون الاوّلون جماعتوں کی فہرستیں اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تا بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضلوں سے نوازے (ان کے لئے الگ طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں بھی دعا کے لئے درخواست کی جا رہی ہے) ایک غرض یہ بھی ہے۔ کہ جو جماعتیں ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں پیچھے ہیں۔ انہیں بھی اپنی ذمہ داری پورا کرنے کی ترغیب ہو۔

کسی جماعت کو محض اس لئے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جلسہ تو ہو چکا ہے۔ کیونکہ ابھی جلسہ کے اخراجات پورے نہیں ہوئے۔ اور بہت کمی ہے۔ اس جلسہ کی اعانت بڑے ثواب کا کام ہے۔ پس کسی دوست کو اس کار خیر سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

سو ۱۰۰ فی صدی ادائیگی کرنے والی جماعتیں

ضلع لائل پور :- چک ۲۸۳ ج ب غوث پور۔ چک ۱۱۷ گ ب
ضلع گوجرانوالہ :- قلعہ سنگھیاں۔
ضلع گجرات :- بھلیر۔ بنگہ ۱۸
ضلع ڈیرہ غازی خاں :- بستی مندرانی
ضلع رحیم یار خاں :- چک ۶۵ پی، چک ۲۱۲ پی
ضلع نواب شاہ :- دریا خاں مری
ضلع شیخوپورہ :- آنبہ کرم پورہ
ضلع سیالکوٹ :- مہدی پور کتھووالی بھوڈی بلیاں
ضلع پشاور :- خلیل مرکزی اچینی بالا پایان
ضلع بہاولپور :- چک ۴۳ الف فتح
ضلع خیرپور :- کوٹھ فتح دین

نوّے ۹۰ فی صدی سے زائد ادائیگی

ضلع سرگودھا :- چک ۹۸ جنوبی
ضلع گوجرانوالہ :- تونیکی
ضلع راولپنڈی :- پنڈ بھیگوال
ضلع منٹگمری :- چک ۵۰ ۱۲-ایل
ضلع نواب شاہ :- گوٹھ محمد اسماعیل
ضلع شیخوپورہ :- چک ۹۷ نواں کوٹ
ضلع سیالکوٹ :- جاکے چیمہ
ضلع مظفر گڑھ :- شہر سلطان
ضلع رحیم یار خاں :- بستی بابا بھنڈا۔ چک ۱۰۶ پی
ضلع تھرپارکر :- احمد آباد سٹیٹ

اسّی ۸۰ فی صدی سے زائد ادائیگی

ضلع جھنگ :- دار النصر شرقی (ربوہ)۔ چک ۵ ۳-ایل۔ بولہ
ضلع سرگودھا :- خوشاب۔ چک ۳۲ جنوبی۔ چک ۶۲ جنوبی
ضلع لائل پور :- چک ۶۱ ر ب بیدیانوالہ۔ چک ۸۹ ج ب رتن۔
ضلع سیالکوٹ :- بددملہی۔ ڈیریانوالہ۔
ضلع بنوں :- بنوں شہر۔
ضلع منٹگمری :- عارف والا۔
ضلع خیرپور :- کرونڈی۔
ضلع میانوالی :- بھکر
ضلع گوجرانوالہ :- گکھڑ منڈی
ضلع لاہور :- کوچہ چابکسواراں۔ ماندو گوجر
ضلع مظفر گڑھ :- چک ۹۳ ٹی۔ ڈی۔ اے
ضلع بہاول نگر :- چک ۱۸۴ ۷-آر
ضلع تھرپارکر :- نصرت آباد سٹیٹ۔ ڈگری

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی - ۱۸ر فروری قومی اسمبلی کی ۱۵۰ نشستوں کے لئے چار سو سے زائد امیدواروں کے کاغذات نامزدگی منظور کر لئے گئے ہیں۔ ملک کے دونوں حصوں میں چھ امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے کیونکہ ان کے مقابلہ میں یا تو کسی نے کاغذات داخل ہی نہیں کئے یا پھر ان کے مد مقابل امیدواروں نے کل ہی اپنے نام واپس لے لئے۔ بلا مقابلہ کامیاب ہونے والوں میں سوات سے شہزادہ گل اورنگ زیب خان، میانوالی سے ملک مظفر خان بنوں سے ملک دمساز خان اپنڈر سے نواب دیہ محمد شاہ خان خسرو لاڑکانہ سے مسٹر ممتاز علی بھٹو اور ڈھاکہ سے مسٹر شمسی الضحیٰ شامل ہیں۔ مغربی پاکستان کے مختلف حلقوں سے صرف نو امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد کئے گئے

•- راولپنڈی ۱۸ر فروری ۔ ایئر مارشل نور خان کو ملک کی فضائی فوج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ایئر مارشل اصغر خان کی جگہ لیں گے جو ۲۲ر جولائی کو ریٹائر ہو جائیں گے۔ کل صبح راولپنڈی میں وزارت دفاع نے ایک بیان جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ ایئر مارشل اصغر خان کے عہدہ کی میعاد ۲۲ر جولائی ۱۹۶۵ء کو ختم ہو رہی ہے۔ چنانچہ صدر ایوب خان نے ان کی جگہ پی آئی اے کے مینجنگ ڈائرکٹر ایئر مارشل نور خان کو ملک کی فضائی فوج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے بیان میں مزید بتایا گیا ہے کہ ایئر مارشل اصغر خان ۲۳ر جولائی سے پاکستان کی شہری ہوابازی کے ناظم اعلیٰ اور پی آئی اے کے مینجنگ ڈائرکٹر کا عہدہ سنبھالیں گے۔

•- راولپنڈی - ۱۸ر فروری۔ پاکستان کی بری افواج کے سابق چیف آف سٹاف جنرل حبیب اللہ کی کار کل صبح حسن ابدال کے قریب پشاور کی طرف جانے والے ایک ٹرک سے ٹکرا گئی اس خوفناک حادثہ میں جنرل حبیب اللہ خان کی اہلیہ جاں بحق ہو گئیں اور جنرل خود مجروح ہو گئے جنرل کو ان کی کار میں پشاور سے راولپنڈی کے ہسپتال میں لایا گیا جہاں انہیں طبی امداد پہنچائی گئی ہے جنرل حبیب اللہ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے قائد مسٹر یوسف خٹک کے بڑے بھائی ہیں۔ بیگم حبیب اللہ کو آج پشاور میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ جنرل حبیب اللہ خان کو حادثہ پیش آنے کی اطلاع ملتے ہی صدر ایوب راولپنڈی سے حسن ابدال پہنچے اور اس جگہ کا معائنہ کیا جہاں جنرل کی کار کو حادثہ پیش آیا تھا۔

صدر نے جو کل صبح سکھر جانے والے تھے اپنا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔

•- راولپنڈی ۱۸ر فروری - صدر ایوب اور انڈونیشیا کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو کے درمیان کل یہاں اہم بین الاقوامی امور اور باہمی مفاد کے امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشیا اور ملائشیا کے جھگڑے کے سلسلہ میں صدر ایوب نے ڈاکٹر سوباندریو سے کہا ہے کہ وہ اس جھگڑے کو سلجھانے میں اہم حصہ ادا کر سکتے ہیں۔

•- راولپنڈی - ۱۸ر فروری انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے صدر ایوب کو انڈونیشیا کے دورہ کی دعوت دی ہے یہ دعوت جکارتہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر احسان الحق کے ذریعہ دی گئی ہے صدر سوکارنو نے صدر ایوب کو پہلی افریشیائی کانفرنس کی دسویں سالگرہ میں شرکت کی دعوت دی ہے یہ کانفرنس ۱۹۵۵ء میں بنڈونگ میں ہوئی تھی اور وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ نے پاکستان کی نمائندگی کی تھی۔

•- واشنگٹن - ۱۸ر فروری۔ صدر ایوب خان امریکہ کے دورے پر ۲۶ر اپریل کو واشنگٹن پہنچیں گے۔ وہ وہاں دو دن قیام کریں گے اور اس دوران صدر جانسن اور امریکہ کے دوسرے ممتاز رہنماؤں سے باہمی مفاد کے مسائل پر بات چیت کریں گے۔ صدر ایوب خان کے دورے کی تاریخ کا اعلان کل وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے کیا۔

•- ڈھاکہ - ۱۸ر فروری معلوم ہوا ہے کہ ۱۴ر فروری تک مغربی بنگال اور آسام سے علی الترتیب دو لاکھ ۷۷ ہزار ۱۷۵ اور ایک لاکھ ستائیس ہزار ۱۰۵ مسلمان مشرقی پاکستان آئے۔ اس طرح اب تک بھارت سے تقریباً چار لاکھ سے زائد مسلمان نکالے جا چکے ہیں۔ اس تعداد میں وہ لوگ شامل نہیں جو غیر معروف راستوں سے پاکستان میں داخل ہوئے ہیں اور انھوں نے حکام کے پاس اپنے نام بھی درج نہیں کروائے ہیں۔

•- راولپنڈی ۱۸ر فروری سیکرٹری وزارت مواصلات مسٹر ایچ ایچ زبیری نے کہا ہے کہ خانیوال، لاہور۔ راولپنڈی سیکشن پر بجلی سے چلنے والی ٹرینیں چلائی جائیں گی۔ انھوں نے ریڈیو پاکستان راولپنڈی سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے

تقریب نکاح

میری بیٹی زاہدہ ۶ر اور ۷ر فروری کی درمیانی شب کار کے حادثہ میں وفات پا گئی۔ اور اس کا چھوٹا بھائی گرشن احمد بھی جو کار کو چلا رہا تھا اس حادثہ میں زخمی ہوا۔ یہ واقعہ اس وقت ہوا جب صرف چند گھنٹے بعد زاہدہ کی بڑی بہن راشدہ کی شادی ہونے والی تھی۔ مومن اپنے رب کی قضا پر راضی ہوتا ہے۔ خود اپنی خواہش سے اور اپنے اعزہ واقربا اور احباب کی تحریک اور مشورہ کے بعد اور سب سے بڑھ کر جگر گوشہ مسیح علیہ السلام دخت کرام سیدہ محترمہ مخدومہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں تیسرے دن یعنی بتاریخ ۱۰ر فروری ۱۹۶۵ء بعد از مغرب راشدہ کا نکاح پڑھا دیا گیا۔ یہ نکاح محترمی برادرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ مغربی پاکستان لاہور نے پانچ ہزار روپیہ مہر پر عزیز مکرم حبیب اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ (لاہور) خلف الرشید برادرم مکرم محترم جناب شیخ رحمت اللہ خاں صاحب شاکر سے میرے مکان واقع ۸ ٹمپل روڈ لاہور میں پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو سب متعلقین کے لئے ہر طرح سے بابرکت بنائے آمین۔

خاکسار۔ ملک غلام فرید۔ ۸ ٹمپل روڈ لاہور۔ ۱۲/۲/۶۵

مکرم محمد اسحاق صاحب بقاپوری کا ڈاک کا پتہ

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند میجر محمد اسحٰق صاحب بقاپوری امسال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھے تھے اس دوران جو احباب ان سے ملتے رہے وہ اکثر ان کا ڈاک کا پتہ دریافت کرتے تھے ایسے احباب کی اطلاع کے لئے ان کا ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے:-

"میجر محمد اسحاق صاحب بقاپوری - ۹۸ آرمی ہیلتھ یونٹ - کھاریاں - چھاؤنی)"

کہا کہ اس مقصد کے لئے جو سکیم تیار کی گئی تھی وہ منظور کر لی گئی ہے اس سکیم پر سولہ کروڑ پچاس لاکھ صرف ہوں گے۔

•- نئی دہلی ۱۸ر فروری۔ بھارت کے دو وزیروں مرکزی وزیر خوراک مسٹر سبرامانیم اور وزیر مملکت مسٹر الگیسان نے اپنے استعفے واپس لے لئے ہیں انھوں نے ہندی کے متعلق حکومت کی پالیسی کے خلاف بطور احتجاج استعفے دیئے تھے۔ دریں اثناء بھارتی کانگریس کے صدر مسٹر کامراج نے کہا ہے کہ ہندی کو قومی زبان قرار دینے کے قانون میں ترمیم کی جائے اور اس سلسلے میں جنوبی ہند کے عوام کا جو مطالبہ ہے اسے منظور کر لیا جائے۔

•- نئی دہلی ۱۸ر فروری بھارت کے صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی بھارت میں ہندی کو سرکاری زبان قرار دینے کا فیصلہ واپس نہیں لیا جائے گا اور وہاں سرکاری زبان ہندی ہی رہے گی۔ البتہ اس کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان کے استعمال کی بھی اجازت ہوگی۔ آپ کل یہاں پارلیمنٹ کے اجلاس کا افتتاح کر رہے تھے

یونائٹڈ سوشلسٹ پارٹی اور جن سنگھ کے اکتیس ارکان نے پارلیمنٹ کے اجلاس کی افتتاحی تقریب میں شرکت نہیں کی، اور اس کا بائیکاٹ کر دیا۔ انھوں نے بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ ڈاکٹر رادھا کرشنن کی طرف سے افتتاحی تقریب میں انگریزی میں تقریر کرنے کے خلاف بطور احتجاج کیا تھا واضح رہے کہ یہ دونوں پارٹیاں ہندی کو سرکاری زبان قرار دینے کی حامی ہیں

•- نئی دہلی ۱۸ر فروری۔ بھوان تحریک کے لیڈر اچاریہ ونوبھاوے نے کل اپنا مرن برت ختم کر دیا۔

•- پیرس ۱۸ر فروری۔ فرانس کے سابق وزیر اعظم ایڈگر فارے نے کہا ہے کہ ویت کانگ گوریلوں کو جنوبی ویت نام کے عوام کی مکمل حمایت حاصل ہے اور وہ ان کی ہر طرح سے امداد کر رہے ہیں۔

•- نئی دہلی ۔ ۱۸ر فروری۔ دہلی کی پولیس کے اعلیٰ حکام نے اس خبر کو ناقابل یقین قرار دیا کہ مشرقی پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ سردار کیروں اور ان کے تین ساتھیوں کے قاتل فرار ہو کر مغربی پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ گزشتہ روز بھارت کے بعض اخبارات نے مشرقی پنجاب کی پولیس کے اعلیٰ حکام کے حوالے سے خبر دی تھی کہ سردار کیروں کے قاتل راجستھان کے علاقے سے سرحد عبور کر کے مغربی پاکستان پہنچ گئے ہیں۔

"ہم نے احمدیوں کو اخلاق اور رواداری میں بہت اونچا پایا ہے"

"یہ لوگ اپنے پیار و محبت اور اخلاق کی وجہ سے دوسروں کو اپنا گرویدہ کر لیتے ہیں"

عید الفطر کے موقع پر جماعتِ احمدیہ قادیان کی ایک خصوصی تقریب میں لابھ سنگھ صاحب فخر کی تقریر

۴ فروری ۶۵ء عید الفطر کی خوشی میں نظارت امور عامہ قادیان کے زیر اہتمام جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے بعد دوپہر پرتکلف دعوتِ چائے کا انتظام کیا گیا۔ جس میں شہر کے قریباً ایک صد سے زائد غیر مسلم احباب نے شرکت کی۔ جماعت احمدیہ کی درخواست پر شری پربودھ چندر صاحب وزیر تعلیم گورنمنٹ پنجاب خاص طور پر اس دعوت میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے آپ کے ہمراہ علاقہ کے دیگر متعدد سرکاری اور غیر سرکاری احباب نے بھی دعوت میں شمولیت کی

جناب وزیر صاحب موصوف کی محلہ احمدیہ میں تشریف آوری پر پہلے احباب نے چائے نوشی کی اس کے بعد بعض احباب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا سب سے پہلے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں فرمایا کہ سارے مشرقی پنجاب میں صرف قادیان ہی ایک ایسی بستی ہے جس میں ہندو مسلم سکھ اور عیسائی مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ سب بڑی محبت اور پیار سے رہتے ہیں۔ آخر میں چوہدری صاحب نے اس تقریب میں شامل ہونے والے جملہ غیر مسلم معززین اور منسٹر صاحب کا جماعت احمدیہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا

چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد مکرم گیانی لابھ سنگھ صاحب فخر پریذیڈنٹ منڈل کانگرس قادیان نے اپنی تقریر میں غیر مسلم معززین کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ ہم گزشتہ سترہ اٹھارہ سال سے قادیان میں احمدی احباب کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ہم نے انہیں اپنے اخلاق اور رواداری میں بہت اونچا پایا ہے۔ یہ اپنے پیار اور محبت سے گرویدہ کر لیتے ہیں۔ اور یہ اپنے انہی اخلاقِ فاضلہ کی وجہ سے کوئی الگ نہیں محسوس ہوتے ہیں۔ فخر صاحب نے جماعت احمدیہ کے بلند اخلاق کے بارہ میں ایک عمدہ واقعہ بتایا کہ وہ ایک عرصہ تک سکھوں کے مشہور لیڈر باوا کھڑک سنگھ صاحب کی صحبت سے مستفیض ہوتے رہے۔ باوا صاحب اپنے زمانہ میں سکھوں کے "بے تاج بادشاہ" کہلاتے تھے۔ میری موجودگی میں جب کبھی کوئی معزز اعلےٰ اخلاق والا آدمی باوا صاحب سے ملنے آتا تو اس کے چلے جانے کے بعد باوا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اس شخص میں احمدیوں والے اخلاق پائے جاتے ہیں۔ اس وقت تک مجھے احمدی احباب سے ملنے اور ان کے اخلاق فاضلہ کو دیکھنے کا موقعہ نہ ملا تھا میں حیران ہو کر باوا جی سے دریافت کرتا کہ کیا احمدی جماعت کے افراد واقعی اتنے بلند اخلاق ہوتے ہیں؟ باوا جی اس کی تصدیق فرماتے۔

باوا جی کے اس فرمان کی قادیان کے احمدی حضرات زندہ مثال ہیں اور واقعی میں نے انہیں بہت قریب سے دیکھا اور بلند اخلاق پایا ہے

آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ کا دوبارہ شکریہ ادا کیا اور عید کی مبارکباد دینے کے بعد اپنی تقریر کو ختم کیا۔

اس کے بعد جناب سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل اے قادیان نے اپنی مختصر تقریر میں جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے عید کی یہ مبارک تقریب مل جل کر منانے پر پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور آپ نے بھی جماعتِ احمدیہ کے بلند اخلاق، اور رواداری کو سراہا اور فرمایا کہ تقسیم ملک کے خطرناک ایام میں احباب نے مجموعی طور پر مغربی پاکستان سے ہندوستان کی طرف آنے والے غیر مسلموں کی امداد کی اور ایسی مثالیں موجود ہیں کہ احمدی احباب نے اپنے ہندو سکھ دوستوں کی حفاظت کرتے وقت، بڑے سے بڑا خطرہ مول لیا بلکہ اپنی جان تک قربان کر دی۔ ہم خود سرگودھا مغربی پاکستان سے آئے ہیں۔ احمدی احباب نے ہمارے ساتھ وہ حسن سلوک کیا ہے کہ اس احسان کو ہماری نسلیں یاد رکھیں گی۔

آخر میں شری پربودھ چندر صاحب وزیر تعلیم پنجاب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عید کی اس مبارک تقریب میں جماعتِ احمدیہ کی خواہش پر مجھے شامل ہو کر بہت خوشی ہو رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیان ہی سارے پنجاب میں ایک ایسا شہر ہے جہاں باہمی میل ملاپ کا نمونہ پایا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ احمدی احباب کی ہمیشہ میرے دل میں قدر و منزلت رہی ہے۔ جماعت کے دوستوں نے جب کبھی مجھے خدمت کا موقع دیا ہے میں نے حتی المقدور ان کی خدمت کی اور خندہ پیشانی سے ان کو welcome کیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے مل جل کر ایسی تقریب منانے اور خود انہیں اس میں شمولیت کا موقعہ دینے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔"

(تلخیص از بدر قادیان ۱۱ فروری ۱۹۶۵ء)

اہل ربوہ توجہ فرمائیں

آپ سب کو علم ہے کہ نئے پودے لگانے کے لئے یہ ایام بہت ہی موزوں ہیں۔ چنانچہ سرکاری طور بھی ان دنوں ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے لہٰذا سب احباب کی خدمت میں میری التماس ہے کہ وہ ان دنوں اس طرف توجہ فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ پھل اور سایہ دار درخت لگا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ساتواں کل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا کل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ مورخہ ۲۵ ر ۲۶ ر اور ۲۷ ر فروری کو کالج باسکٹ بال گراؤنڈ میں منعقد ہو رہا ہے اسال بھی حسب سابق مغربی پاکستان کی نامور ٹیمیں اس میں شرکت کریں گی۔ علاوہ ازیں مشرقی پاکستان سے بھی ایک ٹیم شمولیت کے لئے آ رہی ہے۔

اس ٹورنامنٹ کا افتتاح روایات کے مطابق گزشتہ سال کی چیمپئن ٹیم کے کپتان والس بدر الدین کریں گے تقسیم انعامات کے موقع پر محترم ملک امیر محمد خان صاحب گورنر مغربی پاکستان کی آمد بھی متوقع ہے۔

(سیکرٹری باسکٹ بال ٹورنامنٹ کمیٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ولادتِ باسعادت

لاہور ۱۸ فروری - بذریعہ فون -

ہم بمسرت احباب جماعت تک یہ اطلاع پہنچاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم نوابزادہ حامد احمد خان صاحب کو فرزند عطا فرمایا ہے نومولود محترم نواب محمد احمد خان صاحب کا پوتا اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا پڑپوتا ہے

ادارہ الفضل اس تقریب سعید پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی محترم نواب محمد احمد خان صاحب نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے لڑکے عزیزم شیخ فضل احمد سمن آباد لاہور کو ۱۲ بروز جمعہ لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود چھ بہنوں کے بعد پیدا ہوا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو جب خاکسار نے اطلاع بھجوائی تو حضور نے مبارکباد اور اس کے بعد نومولود کا نام ثمر احمد تجویز فرمایا۔ نومولود مکرم برادرم عزیز محمد خان صاحب وکیل ڈیرہ غازی خان کا نواسہ اور خاکسار کا پوتا ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ ازراہ مہربانی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود اور اس کی والدہ کو صحت و اقبال والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(خاکسار شیخ محمد الدین ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴